# 38162 ـ کیا مرد اور عورت کی نماز میں سجدہ کی ہیئت میں کوئی فرق ہے ؟

**سوال**

کیا مرد و عورت کے سجدہ میں کوئی فرق ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

بعض علماء كرام نے مرد اور عورت كى ہيئت نماز ميں فرق كيا ہے، اور اس كى كئى ايك دليليں دى ہيں، ليكن يہ سب دلائل ضعيف ہيں ان سے استدلال كرنا صحيح نہيں.

اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر ( 9276 ) كے جواب كا مطالعہ كريں، ليكن اس مسئلہ ميں صحيح يہ ہے كہ مرد اور عورت كى نماز ميں كوئى فرق نہيں.

شيخ محمد بن عثيمين رحمہ اللہ تعالى فقہاء اس قول كا رد كرتے ہوئے كہتے ہيں:

فقہاء كا قول ہے " عورت كشادہ نہ ہو بلكہ اپنے آپ كو سميٹ كر ركھے اور جب سجدہ كرے تو اپنا پيٹ اپنى رانوں پر اور اپنى رانيں اپنى پنڈليوں كے ساتھ لگائے ركھے... كيونكہ عورت كے ليے ستر لازمى ہے، اور اس كے ليے اپنا آپ سميٹ كر ركھنا كشادہ ہونے سے زيادہ ستر كا باعث ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى اس كا رد كرتے ہوئے كہتے ہيں:

اس كا جواب كئى ايك وجوہات كى بنا پر ہے:

اول:

يہ علت ان عمومى نصوص كے مقابلہ ميں نہيں آسكتى جن نصوص ميں ہے كہ عورت احكام ميں مرد كى طرح ہے، اور خاص كر جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان ہے:

" تم نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے "

كيونكہ يہ خطاب سب مردوں اور عورتوں كو عام ہے.

دوم:

یہ اس وقت ٹوٹ جاتا ہے کہ اگر وہ اکیلی نماز ادا کرے، اور غالب طور پر عورت کے لیے مشروع بھی یہی ہے کہ وہ اکیلی اور اپنے گھر میں مردوں کی غیر موجودگی میں نماز ادا کرے، تو اس وقت اسے اپنا آپ سمیٹنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں کیونکہ مرد تو موجود ہی نہیں.

سوم:

آپ یہ کہتے ہیں کہ وہ رفع الیدین کرے گی، اور رفع الیدین کرنا تو کشادہ اور کھل کرنماز ادا کرنے سے زیادہ انکشاف ہے، اور اس کے باوجود آپ یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لیے رفع الیدین کرنا سنت ہے، کیونکہ اصل میں عورت احکام میں مردوں کے برابر ہے.

راجح قول یہ ہے کہ:

عورت بھی ہر چیز میں اسی طرح کرےگی جس طرح مرد کرتا ہے، چنانچہ وہ رفع الیدین بھی کرےگی اور کشادہ اور کھل کر نماز ادا کرے، اور رکوع کی حالت میں اپنی کمر کو پھیلا کر سیدھا کرے گی، اور سجدہ کی حالت میں اپنا پیٹ رانوں سے اٹھا کر رکھے، اور اپنی رانیں پنڈلیوں سے دور رکھےگی... اور دونوں سجدوں کے مابین اور پہلی تشھد اور ایك تشھد والی نماز میں پاؤں بچھا کر بیٹھے گی، اور دو تشھد والی تین اور چار رکعتی نماز کی آخری تشھد میں تورك کر کے بیٹھے گی.

چنانچہ ان اشیاء میں سے عورت کے لیے کچھ بھی مستثنی نہیں ہے "

دیکھیں: الشرح الممتع ( 3 / 303 - 304 ).

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی " صفۃ الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم " کے آخر میں لکھتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس میں مرد اور عورت برابر ہیں، سنت نبویہ میں کوئی بھی دلیل نہیں ملتی جو یہ تقاضا کرتی ہو کہ اس میں سے کچھ اشیاء میں عورتیں مستثنی ہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان:

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

عورتوں کو بھی شامل ہے. "

دیکھیں: صفة الصلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ( 189 ).

اور اگر فرض بھی کر لیں کہ عورت کسی ایسی جگہ نماز ادا کرے جہاں ہو سکتا ہے اسے مرد دیکھ رہے ہوں مثلا حرم مکی، یا پھر ۔ اگر ضرورت پڑے تو ۔ کسی پارک وغیرہ میں تو عورت کو ہر اس چیز سے بچنا ہو گا جو بے پردگی کا باعث بنے، اور اس حالت میں وہ احتیاط کرتے ہوئے عادت والے افعال نہیں کرے گی.

واللہ اعلم .